ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور میں تشریف لائے جہاں ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم عزیزہ باسمہ طارق صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ سارہ چوہدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ حرہ باسط صاحبہ نے پیش کیا۔

حدیث کا جو حوالہ دیا گیا تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا اس کا حوالہ غلط بیان ہوا ہے۔ اصل احادیث سے دیکھ کر وہاں سے حوالے لیا کریں۔ ”حدیقۃ الصالحین“ ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم نے مرتب کی ہے انہوں نے ایک ہی حدیث کے دو تین حوالے اصل حدیث کی کتابوں سے لے کر ساتھ ہی دیئے ہیں تو وہاں سے اصل حوالہ دیکھ کر بیان کیا کریں۔ ورنہ غیر از جماعت لوگوں کو یہ تاثر ملتا ہے کہ اپنے پاس سے ہی حدیث بنالی ہے۔ پس جب آپ نے یہ احادیث بیان کرنی ہوں، غیروں کو سنانی ہوں یا پیش کرنی ہوں تو ہمیشہ اس کا اصل حوالہ دیا کریں۔ جو اس حدیث کا بنیادی ماخذ ہے اس کا حوالہ ہونا چاہئے۔

بعد از اں عزیزہ فریال جنجوعہ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

خوش الحانی سے پیش کیا۔

۞......اس کے بعد پروگرام کے مطابق عزیزہ حارثہ محمود نے Islam and Astronomy (اسلام اور نظام فلکیات) کے موضوع پر اپنی Presentation دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ دنیا میں اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے اپنے پیروکاروں پر علم حاصل کرنا لازمی قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْماً

مسلمان سائنسدانوں نے درج ذیل علوم میں بہت تحقیق کی ہے۔

1۔ قبلہ کا رُخ۔ 2۔ نمازوں کے اوقات۔ 3۔ رمضان اور حج کے مہینے۔

المامون کے زمانہ میں مسلمان سائنسدان سب سے پہلے تھے جنہوں نے زمین کے حدود اربعہ اور سائز کا حساب لگایا۔

دمشق کے قومی میوزیم میں ابن الشاطر کا بنایا ہوا سن ڈائل (Sundial) ابھی تک محفوظ ہے۔ وہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے سب سے قبل نظام شمسی کے علم کو متعارف کروایا اور بتایا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ موصوفہ نے بتایا کہ علم فلکیات کا علم حاصل کرنا اس لئے بھی ضروری ہے تا کہ قرآن کریم کی سچائی ثابت ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے نومبر 1885ء میں کثرت سے گرنے والے شہب ثاقب کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی شہاب ثاقب گرے تھے۔ اس کا تعلق بھی علم فلکیات سے ہے۔

۞......بعد از اں عزیزہ نائلہ چوہدری اور ان کی ایک ساتھی نے Allah's Commandments Regarding Parda (پردہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکام) کے عنوان پر اپنی Presentation دی۔ جس میں سورۃ نور کی آیت 32 کی تلاوت کی گئی اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد بتایا گیا کہ پردہ ہماری کامیابی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا گیا۔

”یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں۔ لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاک دامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذّات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ پس سب سے اوّل ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو۔ اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں۔ ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 134۔135 مطبوعہ لندن)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ علم حاصل کرنا مرد اور عورت پر فرض ہے تو اس کو مدنظر رکھ کر تعلیم کے میدان میں احمدی خواتین کو مثالی نمونہ بننا چاہئے اور پردہ کی رعایت رکھتے ہوئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی چاہئے اور ریسرچ میں جانا چاہئے۔ **دو احمدی خواتین کی مثال دی گئی جن میں سے ایک ڈاکٹر انتان سوسی (Dr. Intan Suci Nurhafi) ہیں جو Ph.D. ہیں اور انہوں نے سمندر کی زندگی پر تحقیق کی ہے۔ دوسری ڈاکٹر امۃ المجید صاحبہ ہیں جنہوں نے فزکس میں تحقیق کی ہے۔**

اس Presentation کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ جو سب طالبات یہاں بیٹھی ہیں وہ یونیورسٹی کی طالبات ہیں؟ حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کچھ گیارہ اور بارہ گریڈ کی ہیں، کچھ کالجز کی ہیں اور کچھ یونیورسٹیز کی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کی کتنی طالبات ہیں جو سکارف لیتی ہیں۔ اس پر سب طالبات نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے سب لیتی ہیں۔ سکارف یا حجاب لینے میں کوئی روک تو نہیں ہے؟

اس پر طالبات نے عرض کیا کہ کوئی روک نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا ایسے ہی سکارف لیتی ہو جیسے اب لیا ہوا ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر میک اپ نہ کیا ہو تو اس طرح لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا سکولوں میں یونیفارم کے ساتھ سکارف پہن سکتے ہیں تو انتظامیہ نے بتایا کہ سکولوں میں تو یونیفارم نہیں ہوتے لیکن پرائیویٹ اور کیتھولک سکولوں میں یونیفارم ہوتے ہیں لیکن سکارف کی پابندی کہیں نہیں ہے۔

حضور انور کے استفسار پر بتایا گیا کہ آج اس پروگرام میں صرف کیلگری کی ہی نہیں بلکہ صوبہ برٹش کولمبیا، البرٹا، سسکاچوان اور مینی ٹوبا سے آنے والی طالبات شامل ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ہر ایک طالبہ سے تعارف حاصل کیا اور پڑھائی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔